پرنٹ میڈیا کے جرنلسٹس کا حضور انور ایدہ اللہ سے انٹرویو

۞......اس کے بعد انڈونیشیا سے اس استقبالیہ تقریب میں شرکت کے لئے آنے والے پرنٹ میڈیا کے جرنلسٹس نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا انٹرویو لیا۔

ایک جرنلسٹ Ilham Khoiri کا تعلق روزنامہ اخبار Komas سے تھا۔ یہ انڈونیشیا کا سب سے بڑا اخبار ہے۔ جبکہ دوسری جرنلسٹ خاتون Purwani Diyyah Prabandari کا تعلق ہفت روزہ میگزین Tempo سے تھا۔

۞......اخبار کے جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آج اس فنکشن کا کیا کوئی خاص مقصد ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مَیں جہاں بھی جاتا ہوں اسلام کی امن کے بارہ میں سچی اور حقیقی تعلیم بیان کرتا ہوں۔ اسلام کے بارہ میں جو غلط فہمیاں پھیلائی گئی ہیں اور جو غلط باتیں اسلام کی طرف منسوب کی گئی ہیں، اُن کے بارہ میں قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اصل اور حقیقی تعلیم بیان کرتا ہوں تا کہ لوگوں کو اصل حقیقت کا علم ہو۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج کا فنکشن بھی ایسا ہی ہے۔ امن کا پیغام دوں گا اور بتاؤں گا کہ آجکل جو دنیا کے مسائل اور مشکلات ہیں اُن کا حل کیا ہے، کس طرح ہم ان مسائل سے باہر نکل سکتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: آج کا فنکشن تو ایک ذریعہ ہے۔ دوسرے بھی اَور بہت سے ذرائع ہیں جن کے ذریعہ ہم یہ کام کر رہے ہیں۔ ہمارا انٹرنیشنل ٹی وی چینل MTA ہے۔ اس پر مختلف زبانوں میں چوبیس گھنٹے پروگرام نشر ہوتے ہیں۔ ہر جمعہ میرا خطبہ سات آٹھ زبانوں میں Live نشر ہوتا ہے، تو اس طرح ہم دنیا بھر میں اسلام کا امن کا پیغام دیتے ہیں۔ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ اسلام کا مطلب امن ہے، سلامتی ہے۔ مَیں مسلسل مختلف موقعوں پر اپنے ایڈریسز کے ذریعے اور خطوط کے ذریعے بھی حکومتوں کو، دنیا کی بڑی طاقتوں کو پیغام دے رہا ہوں کہ دنیا میں امن کے قیام کے لئے کوشش کرو۔ دنیا میں عدل و انصاف کرتے ہوئے امن لاؤ، ورنہ دنیا بڑی تباہی کی طرف جارہی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ مَیں نے گزشتہ سال کیپیٹل ہل (Capitol Hill) امریکہ میں اور پھر یورپین پارلیمنٹ اور بعض دوسرے فنکشنز میں امن کے قیام کے لئے پیغام دیا تھا اور بغیر کسی خوف کے اِن کو کھل کر بتایا تھا کہ سب کے ساتھ، ہر قوم اور ملک کے ساتھ عدل و انصاف کرتے ہوئے اور ایک جیسا سلوک کرتے ہوئے امن کے قیام کی کوشش کرو۔ مَیں نے انہیں بتایا تھا کہ اگر بڑی پاورز نے انصاف کے ساتھ اپنی ذمہ داری ادا نہ کی تو پھر دنیا میں بڑی تباہی آئے گی۔

۞......اس پر جرنلسٹ نے پوچھا کہ اس پیغام کا اُن لوگوں پر کیا اثر ہوا؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بعض بڑی طاقتوں نے کہا ہے کہ آپ کا پیغام تو ٹھیک ہے۔ ہم اس بارہ میں سوچ رہے ہیں۔ لیکن جو سیاست ہے جو اُن کی پالیسی ہے وہ اس پر عمل میں روک بن جاتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ کتاب "World Crisis and the Pathway to Peace" پڑھیں۔ یہ سارے میرے لیکچرز اور خطوط ہیں جو مَیں نے مختلف بڑی طاقتوں کے سربراہوں کو لکھے ہیں۔

☆ انڈونیشیا میں پرسی کیوشن کے حوالہ سے ایک سوال پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا پاکستان میں اس سے کئی گنا زیادہ پرسی کیوشن ہے۔ اِسی وجہ سے مجھ سے پہلے خلیفہ نے پاکستان سے ہجرت کی تھی اور مَیں بھی اب اسی وجہ سے لندن میں مقیم ہوں۔

پاکستان میں جماعت کے خلاف 1974ء میں غیر مسلم قرار دینے کا قانون بنا۔ پھر 1984ء میں جنرل ضیاء الحق نے بڑے سخت قوانین بنائے کہ اگر تم نے سلام کیا، السلام علیکم کہا، قرآن کریم کی کوئی آیت پڑھی تو جرمانے کے علاوہ تین سال جیل کی سزا ہے۔ آجکل جو ہر آفیشل ڈاکومنٹ ہے مثلاً پاسپورٹ بنوانے کا فارم ہے اس میں لکھا ہے کہ مرزا غلام احمدؑ (جو جماعت احمدیہ کے بانی تھے) کے جھوٹا (نعوذباللہ) ہونے کا اقرار کرو تو تب مسلمان کی حیثیت سے تمہاری پاسپورٹ کی درخواست قبول ہوگی۔ اسی طرح دوسرے مختلف شعبوں میں فارم بھرنے پڑتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: پاکستان میں ہمیں کلمہ پڑھنے 'لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ' کہنے پر تین سال کی سزا ہے۔ مَیں خود بھی اسی پرسی کیوشن کی وجہ سے کچھ دن جیل میں رہا ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اب مَیں اپنی موجودہ پوزیشن خلیفۃ المسیح کی حیثیت میں پاکستان رہ کر خطبہ جمعہ نہیں دے سکتا۔ اپنے فرائض نہیں بجالاسکتا۔ اگر السلام علیکم کہوں گا تو تین سال جیل کی سزا ہوجائے گی۔ خلیفۃ المسیح اگر پاکستان میں ہو تو اس موجودہ آرڈیننس، جماعت کے خلاف ظالمانہ قوانین اور پرسی کیوشن کی وجہ سے بالکل کٹ کر رہ جائے گا۔ اور اب مَیں باہر رہ کر سب کام کرسکتا ہوں۔

۞......ایک جرنلسٹ کے ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: انڈونیشیا میں ہماری مساجد جلائی جاتی ہیں اور مختلف مظالم کئے جاتے ہیں لیکن ہم کوئی ردّعمل نہیں دکھاتے۔ ہمارے تین احمدیوں کو بڑی بیدردی کے ساتھ شہید کیا گیا لیکن ہم نے کوئی ردّعمل نہیں دکھایا۔ ہم قانون کو اپنے ہاتھ میں نہیں لیتے بلکہ قانون کے پابند ہیں۔ حکومت کا فرض ہے اور یہ حکومت کی ڈیوٹی ہے کہ وہ اپنے شہریوں کی حفاظت کرے، ہر انڈونیشین شہری کی حفاظت کرے۔

۞......ایک جرنلسٹ کے سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ بحیثیت جماعت پالیٹکس میں حصہ نہیں لیتی۔ لیکن ایک شہری کی حیثیت سے ہر احمدی کا حق ہے کہ اگر وہ پالیٹکس میں حصہ لینا چاہتا ہے تو لے سکتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ ہم کسی قسم کی کوئی پاور نہیں چاہتے۔ صرف یہ چاہتے ہیں کہ حکومت انصاف کرے، عدل کرے اور اپنے ہر ایک شہری کی برابر حفاظت کرے۔

☆ جرنلسٹ کے اس سوال پر کہ خلیفۃ المسیح کب انڈونیشیا آئیں گے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ تم اپنے حکّام سے پوچھو کہ اگر مَیں وہاں جاؤں تو کیا آزادانہ بول سکتا ہوں اور کسی قسم کی کوئی پابندی تو نہیں ہوگی۔ تو پھر جاؤں گا۔

۞......ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: ہمارا سارا کام Open ہے۔ ہر بات کھلی ہوئی ہے۔ جتنے ہم اوپن ہیں اتنی کوئی آرگنائزیشن اوپن نہیں ہے۔ ہمارا سارا لٹریچر اوپن ہے اور ''الاسلام'' ویب سائیٹ پر موجود ہے۔ ہم ہر بات کھل کر کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ملّاں کو احمدیت سے اس بات کا خوف ہے کہ اگر احمدیت کی تبلیغ کی کھل کر اجازت دی تو لوگ احمدیت کے پیغام سے صحیح اسلام دیکھ کر احمدیت کو قبول کرلیں گے اور انڈونیشین لوگ احمدی ہوجائیں گے۔ اس طرح ان کی گدّی جاتی رہے گی۔

۞......ایک سوال پر کہ احمدیت کے مخالف علماء کو جو غلط فہمیاں ہیں وہ کس طرح دُور ہوں۔ حضور انور نے فرمایا کہ اس کا طریق یہ ہے کہ T.V. پر بیٹھ کر ڈیبیٹ (Debate) ہو، مولویوں کے نمائندے بھی اس میں شامل ہوں اور احمدیوں کی طرف سے بھی شامل ہوں۔ اور پھر لوگ، عوام خود فیصلہ کریں کہ ہم غلط ہیں یا صحیح ہیں۔ ہم اس ڈیبیٹ کے لئے تیار ہیں اور جماعت کی طرف سے انڈونیشیا کے امیر عبدالباسط صاحب ہوں گے۔

جرنلسٹس کے ساتھ یہ انٹرویو سات بجے تک جاری رہا۔